مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

قانونِ اسلامی کی تدوینِ جدید کی ضرورت

اس میں شبہ نہیں کہ عالمِ اسلام کے مختلف گوشوں میں ایسی ممتاز دینی شخصیتیں پیدا ہوئیں جنہوں نے بعض وسیع حلقوں کو اپنی طاقتور اور دلآویز شخصیتوں سے متاثر کیا اور ایک بڑے طبقہ کو ذہنی ارتداد سے بچالیا اور بعض گوشوں میں فقہ و مسائلِ اسلامیہ پر کسی حد تک انفرادی کام بھی ہوا اور فقہ و قانونِ اسلامی کو نئے لباس میں پیش کیا گیا[1] لیکن عالمِ اسلام میں ایک ایسی طاقتور عالمگیر علمی تحریک کی کی برابر محسوس کی جارہی ہے جو جدید طبقہ کا اسلام کے علمی ذخیرہ سے رشتہ و رابطہ قائم کرسکے۔ اسلامی علوم میں نئی روح پھونک سکے اور اس حقیقت کو ثابت کرسکے کہ اسلامی قانون اور فقہ نہایت وسیع اور ترقی پذیر قانون ہے اور وہ ایسے ابدی اصولوں پر قائم ہے جو کبھی فرسودہ اور ازکار رفتہ نہیں ہوسکتے، جس میں زندگی کے تغیرات و ترقیات کا ساتھ دینے کی پوری صلاحیت ہے اور جس کی موجودگی میں کسی وضعی و انسانی قانون کی پناہ لینے کی ضرورت نہیں، یہی عصرِ حاضر کا وہ ضروری کام ہے جو اسلامی ملکوں اور موجودہ اسلامی معاشرہ کو ذہنی و معاشرتی ارتداد سے بچا سکتا ہے اور مغرب زدگی اور تجدد کے اس تیز دھارے کو روک سکتا ہے جو عالمِ اسلام میں اسوقت اپنی پوری طغیانی پر ہے، علامہ اقبال نے اس کام کی ضرورت و اہمیت اور اس کے دوررس نتائج کے متعلق بجا طور پر لکھا ہے:

"میرا عقیدہ ہے کہ جو شخص زمانہ حال کے جورسپروڈنس (JURISPRUDENCE)

---

[1] مثال کے طور پر استاذ مصطفےٰ زرقاء کی قابلِ قدر کتاب "المدخل الفقہی العام" ڈاکٹر مصطفےٰ السباعی کی کتاب "الاحوال الشخصیۃ" (۳-۲-۱) مصر میں شیخ محمد ابوزہرہ کے بعض مضامین مسائلِ جدیدہ پر پیش کئے جا سکتے ہیں۔

(اصول قانون) پر ایک تنقیدی نگاہ ڈال کر احکام قرآنیہ کی ابدیت کو ثابت کرے گا وہی اسلام کا مجدد ہوگا اور بنی نوع انسان کا سب سے بڑا خادم بھی وہی شخص ہوگا، قریباً تمام ممالک میں اس وقت مسلمان یا تو اپنی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں. یا قوانین اسلامیہ پر غور کر رہے ہیں۔ غرض یہ وقت عملی کام کا ہے، کیونکہ میری رائے ناقص میں مذہب اسلام اس وقت گویا زمانہ کی کسوٹی پر کسا جا رہا ہے، اور شاید تاریخ اسلام میں ایسا وقت اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ (اقبال نامہ حصہ اول منہ ۵۰،۵۱)

فقہ اسلامی کی جدید تدوین و توسیع کا کام کسی نئے قانون کی بنیاد رکھنے کے مرادف نہیں جس کیلئے نئے اصول وضع کرنے اور ایک چیز کو عدم سے وجود میں لانے کی ضرورت ہو، اسلامی فقہ، قانون کا وہ عظیم سرمایہ اور انسانی ذہانت و محنت کا وہ عجیب و غریب نمونہ ہے جس کی نظیر دنیا کے قانونی ذخیروں میں ملنی مشکل ہے، یہ زندگی کے بہت بڑے حصہ اور عصر قدیم کے اکثر حالات پر حاوی ہے، صرف اسکی ضرورت ہے کہ ان حکیمانہ اصول و کلیات سے (جو سراسر قرآن و حدیث پر مبنی ہیں) نئے جزئیات کا استنباط کیا جائے اور ان سے موجودہ زندگی کی ضروریات اور تبدیلیوں میں رہنمائی حاصل کی جائے، اس فقہی ذخیرہ کی وسعت اور اس کی قانونی قدر و قیمت کا اندازہ کرنے کے لئے مشہور شامی فاضل و ماہر قانون مصطفیٰ احمد الزرقاء کی کتاب "المدخل الفقهي العام الى الحقوق المدنية" کے مقدمہ سے ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے پیرس یونیورسٹی کے ہفتہ قانون اسلامی کے سیمنار میں مغربی ماہرین قانون کا فقہ اسلامی سے متعلق تاثر و نظریہ پیش کیا ہے، وہ کہتے ہیں:

"مماثل قوانین کی عالمی اکیڈمی کی مشرقی قانون کی شاخ نے پیرس یونیورسٹی کے لاکالج میں ۲ر جولائی ۱۹۵۱ء میں فقہ اسلامی کا ہفتہ منایا اور ایک کانفرنس منعقد کی، یہ کانفرنس موسیو MILLIOT پروفیسر فقہ اسلامی پیرس یونیورسٹی کی صدارت میں ہوئی اس میں عرب غیر عرب ملکوں کے لاکالجوں کے اساتذہ ازہر کے نمائندے، عرب اور فرانسیسی وکلاء نیز مستشرقین بڑی تعداد میں مدعو کئے گئے، مصر سے چار نمائندے منتخب ہوکر گئے، دو جامعہ فواد سے ایک جامعہ ابراہیم کے لاکالج کے پرنسپل اور ازہر کی هيئة كبار العلماء[۱] کا ایک نمائندہ دمشق یونیورسٹی کے لاکالج کی طرف سے میں نے اور ڈاکٹر معروف الدوالیبی نے نمائندگی کی، نمائندوں نے دیوانی فوجداری اور مالی قوانین کے پانچ عنوانات پر بحث کی جو کیڈمی کیطرف سے پہلے

---

[۱] علماء ازہر کی وہ بڑی کونسل جو اہم دینی و علمی مسائل میں فیصلہ کرتی ہے۔

متعیّن کر دئے گئے تھے، وہ حسب ذیل تھے:

۱۔ ملکیت کا اثبات۔ ۲۔ عام مفاد کے لئے استملاک (عوام کی املاک پر قبضہ) ۳۔ جرم کی ذمہ داری۔ ۴۔ اجتہادی مذاہب فکر کا ایک دوسرے پر اثر۔ ۵۔ سود کے بارے میں اسلام کا نقطۂ نظر،

یہ سب لیکچر اور مباحث فرنچ میں ہوئے تھے اور ہر موضوع کیلئے ایک دن مقرر تھا، ہر لیکچر کے بعد مقرر اور کانفرنس کے نمائندوں کے درمیان مباحثہ ہوتا تھا جو موضوع اور ضرورت کے اعتبار سے کبھی طویل ہوتا تھا کبھی مختصر، اس کا خلاصہ قلمبند کر لیا جاتا تھا۔

اسی قسم کے مباحثہ کے درمیان ایک ممبر جو پیرس کے بارایسوسی ایشن کے صدر تھے کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا: "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اس عمومی خیال میں کہ اسلامی فقہ جامد ہے اور اس میں جدید معاشرہ کی ضروریات کی تکمیل کی صلاحیت نہیں ہے۔ اور اس کانفرنس کی تقریروں اور مباحثوں سے اصول و شواہد کی بنیاد پر اس کے بالکل برخلاف جو بات ثابت ہو رہی ہے ان دونوں میں کیسے مطابقت پیدا کروں۔؟"

کانفرنس کے اختتام پر تمام نمائندوں نے بالاجماع ایک تجویز پاس کی جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے ——

اس کانفرنس کے شرکاء ان مباحث کے پیش نظر جو فقہ اسلامی کے سلسلہ میں پیش ہوئے اور ان بحثوں کی بناء پر جس سے یہ بات اچھی طرح ظاہر ہو گئی کہ —— (الف) اسلامی فقہ کی ایک خاص (قانونی و دستوری) قیمت ہے جس میں شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ (ب) اس عظیم قانونی سرمایہ میں فقہی مذاہب کا یہ اختلاف، معلومات، مدلولات اور قانونی اصولوں کا بڑا خزانہ ہے جو اعتراف و تحسین کا پورا مستحق ہے اور اس کے ذریعہ فقہ اسلامی اس قابل ہے کہ جدید زندگی کی ضروریات اور حاجات کی تکمیل کر سکے —— اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ یہ ہفتہ ہر سال منایا جایا کرے۔ اور کانفرنس کے سکریٹریٹ کو اس کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں کہ وہ ان موضوعات کی ایک فہرست تیار رکھے جن کو آئندہ جلسہ میں بحث و مذاکرہ کی بنیاد بنانے کی ضرورت ہے اور جنکی اہمیت کا گذشتہ مباحثات سے اظہار ہوتا ہے۔

کانفرنس کے نمائندے اسکی بھی امید رکھتے ہیں کہ فقہ اسلامی کی ایک ڈائرکٹری تیار کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی جائے گی جس کے ذریعہ قانون کی کتابوں سے استفادہ اور مراجعت آسان ہو جائے گی، اور وہ ایک ایسا فقہی انسائیکلوپیڈیا بن سکے گی جس میں اسلامی قانون کی تمام معلومات جدید طرز پر مرتب کی گئی ہوں گی ——

(المدخل الفقہی العام، ص، ج، د، ۵ تیسرا ایڈیشن ۱۹۵۲ء)

مطبوعات بیگم ہمایوں ٹرسٹ رجسٹرڈ۔ لاہور

★

مشہور تاریخی واقعات دوسرا ایڈیشن ازسید امیر احمد جامعی ۔ مقدمہ ازسید نظر زیدی ۔ اسلامی تاریخ کے ایسے واقعات جو اپنے آثار و نتائج کے اعتبار سے سرمایہ عبرت بن گئے ہیں۔ حوالہ جات مستند اور انداز بیان دلکش ہے۔ کتاب کے آخر میں خطبہ حجۃ الوداع مع متن شامل کیا گیا ہے۔ قیمت /۶ روپے۔

سیدنا عثمان رضؓ ابن عفان اللہ اور رسول کی نظر میں ازشیخ محمد نصیر ہمایوں بی۔ اے۔ مقدمہ ازمولانا محمد حنیف ندوی مستند احادیث اور آیات قرآنی کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے اور خلیفہ سوم کی سیرت و سوانح کو نہایت جامعیت کے ساتھ قلم بند کیا گیا ہے۔ یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے اور اس میں سر سلطان محمد آغا خاں مرحوم کے اس مقدمے کا ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے جو انہوں نے محمد اے حارث کی تصنیف "دی گریڈ امید" کے لئے لکھا تھا۔ قیمت /۲ روپے

فضائل صحابہؓ و اہل بیتؓ مصنفہ حضرت شاہ عبدالعزیز خلف الرشید امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اس کتاب میں حضرت شاہ صاحب نے وہ اسباب و علل بیان فرمائے ہیں جن کے باعث امت مسلمہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ مقدمہ محمد ایوب قادری ایم اے نے لکھا ہے۔ قیمت ۵۰/۷ روپے

جواہر العلوم مصنفہ: علامہ طنطاوی مصری ۔ ترجمہ: مولانا عبدالرحیم کلاچوی ۔ یہ کتاب آیات قرآنی متعلقہ مناظر قدرت کی دلکش تفسیر ہے۔ ایسے اچھوتے انداز میں لکھی گئی ہے کہ پڑھتے ہوئے دیدہ و دل کو سرور ملتا ہے قیمت /۶ روپے

مکتوب امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ مترجم مولانا عبدالرحیم کلاچوی ۔ اس کتاب میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے چند نہایت اہم مکتوبات کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اور حضرت مجدد صاحب کی زندگی کے حالات نہایت دلکش انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵۰/۳ روپے۔

جامع الآداب یعنی مجموعہ اسلامی آداب مترجم مولانا عبدالرحیم کلاچوی ۔ یہ مشہور عربی کتاب آداب الافق کا ترجمہ ہے اور اس میں اسلامی معاشرے پر قابلیت سے بحث کی گئی ہے۔ قیمت /۲ روپے

ناظم بیگم ہمایوں ٹرسٹ رجسٹرڈ ۶۵ ریلوے روڈ لاہور